کمیونٹی پولیسنگ

(ایک تعارف)

شہری

CITIZENS FOR A BETTER ENVIRONMENT

کمیونٹی پولیسنگ

(ایک تعارف)

ترتیب و تدوین:

نائلہ احمد

زیر اہتمام: شہری سی۔ بی۔ ای

جی۔206، بلاک 2، پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس، کراچی۔ فون: 4382298-4530646-021

E-mail: shehri@cyber.net.pk (Web site) www.shehri.org

''شہری'' انتظامیہ:

چیئر پرسن:	رولینڈ ڈی سوزا
وائس چیئر پرسن:	ڈاکٹر سید رضا علی گردیزی
جنرل سیکریٹری:	امبر علی بھائی
خزانچی:	شیخ رضوان عبداللہ
ارکان:	خطیب احمد، ڈیرک ڈین، حنیف ستار

مالی تعاون: فریڈرک نومان فاؤنڈیشن

فہرست

حرفِ اوّل 4

کمیونٹی پولیسنگ کیا ہے؟ 6

کمیونٹی پولیسنگ کی ضرورت کیوں ہے؟ 7

کمیونٹی کی شراکت مرکزی حصہ I 11

مسائل کا حل ــــ مرکزی حصہ II 14

کمیونٹی پولیسنگ کا انتظام 17

شہر اور کمیونٹی وسائل 21

منصوبہ برائے عمل ــــ تین متبادل 23

خلاصہ 26

شہری سی۔ پی۔ ای اور کمیونٹی پولیسنگ 28

حرفِ اوّل

کمیونٹی پولیسنگ دراصل کمیونٹی اور پولیس کے درمیان ایک تعلق ہے جس کی بناء پر کمیونٹی کے مسائل کی مل کر نشاندہی کی جاتی ہے اور پھر مسائل کا حل ڈھونڈا جاتا ہے۔ امن و امان کے محافظ صرف پولیس ہی نہیں ہوتے بلکہ کمیونٹی کے تمام اراکین اس جدوجہد میں پولیس کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں اور اپنے علاقے کی حفاظت اور سلامتی کے لیے پولیس کے ساتھ برابر کے حصے دار ہوتے ہیں۔

جرائم کی روک تھام اور بیخ کنی اور مسائل کے حل میں کمیونٹی کی شراکت داری، گشتی افسر کا کمیونٹی پولیسنگ میں اہم ترین کردار ایسے تصورات ہیں جن کو اپنانے کے لیے پولیس کو اپنے اندر بنیادی تبدیلیاں لانا ہوں گی۔ اگر پولیس اپنے اندر یہ تبدیلیاں لانے پر آمادہ ہوتی ہے تو کمیونٹی پولیسنگ کے دوررس نتائج واثرات سامنے آئیں گے آخر یہ تصور ہے کیا۔ اس کے تحت محلے کے گشتی افسر پورے ادارے کی حمایت سے کمیونٹی ممبران کی معاونت کرتے ہیں ان کا تعاون حاصل کرتے ہیں اور مسائل کو حل کرنے میں ان کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ دوسری طرف کمیونٹی ممبران اپنے افکار کا اظہار کرتے ہیں، مفید اطلاعات فراہم کرتے ہیں اور مسائل کے حل میں پولیس کا ساتھ دیتے ہیں۔ یہ مشترکہ شراکت داری کمیونٹی پولیسنگ کا نچوڑ ہے۔

شہری سی بی ای اور پولیس کا رشتہ پرانا ہے۔شہری نے پولیس میں کمیونٹی پولیسنگ کے تصور کو پھیلانے کی کئی کوششیں کی ہیں، متعدد سیمینار منعقد کرائے ہیں جن میں پولیس کے اعلیٰ افسران اور ماتحت اہلکاروں نے بھرپور حصہ لیا ہے۔ لیکن چار سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی شہری سی بی ای میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ پولیس ابھی بھی کمیونٹی پولیسنگ کو اچھی طرح سمجھ نہیں پائی۔ پولیس میں ابھی بھی کچھ ایسے عناصر ہیں جو سمجھتے ہیں کہ کمیونٹی پولیسنگ کا واحد مقصد یہ ہے کہ کمیونٹی اپنے علاقے کے حفاظتی گشت کے لیے گاڑیاں فراہم کرے اور پولیس ادارے پولیس اہلکار فراہم کریں تاکہ علاقے میں امن وامان قائم ہوسکے۔ یہ عام تاثر غلط ہے۔ کمیونٹی پولیسنگ اس طرح کی کمیونٹی شراکت داری سے کہیں بڑھ کر ہے اس کی بنیاد اس پر نہیں کہ پولیس اہلکار کرائے پر لیے جائیں بلکہ کمیونٹی پولیسنگ کی بنیاد کمیونٹی اور پولیس کے درمیان باہمی تعاون اور اعتماد کی مضبوط ڈور پر رکھی گئی ہے۔

یہ کتابچہ FNF کے تعاون سے تیار کیا گیا ہے اور اس کا مقصد کمیونٹی پولیسنگ کے فلسفے کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کرنا ہے تاکہ موجودہ پولیسنگ کے طریقہ کار کو ایک نیا رخ دیا جاسکے۔

امید کی جاتی ہے کہ اس کتابچے کو پڑھنے کے بعد آپ کمیونٹی پولیسنگ کے تصور کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔ اگر آپ کے ذہن میں کچھ سوال ابھرتے ہیں تو آپ بلا جھجک ہم سے رجوع کریں۔ رابطے اور بات چیت سے ہی شک وشبہات دور ہوں گے اور اس تصور کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

کمیونٹی پولیسنگ کیا ہے؟

کمیونٹی پولیسنگ کی تحریک گزشتہ چند سالوں میں اس وقت ہمارے سامنے ابھر کر آئی جب پولیس کے اہلکار اور کمیونٹی کے رہنما عوام کے تحفظ اور علاقے میں امن و امان کو بہتر بنانے کے لیے کسی نئے طریقہ کار کی تلاش میں سرگرم عمل ہوئے۔

ان کی اس جستجو نے ایک نئی سوچ کو جنم دیا جس کو ہم کمیونٹی پولیسنگ کا نام دیتے ہیں۔ موثر کمیونٹی پولیسنگ کی تحریک درحقیقت پولیس اور کمیونٹی کی ایک مشترکہ کاوش ہے جو جرائم اور بدامنی سے متعلق مسائل کی نشاندہی کرتی ہے اور پھر ان مسائل کو حل کرنے کی مشترکہ جدوجہد کرتی ہے۔ اس کی کامیابی کا تمام تر دارومدار اس بنیادی اصول پر ہے کہ پولیس اور کمیونٹی ممبران کے درمیان ایک مضبوط باہمی قریبی تعلق قائم ہو اور یہ تعلق بدامنی اور جرائم کی روک تھام میں مددگار ثابت ہو۔

کمیونٹی پولیسنگ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ایک ایسا راستہ دکھاتی ہے جس پر چل کر وہ کمیونٹی کو منظم کر سکیں۔ اگر کمیونٹی منظم، خودمختار اور مضبوط ہوگی تو ایک سودمند ماحول پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکے گی جس کے نتیجے میں وہاں معاشرتی جرائم جنم نہ لے سکیں گے۔ کمیونٹی پولیسنگ قانون نافذ کرنے والوں کو واپس ان اصولوں کی جانب رجوع کرنے پر زور دیتی ہے جن کی بنیاد پر پولیس کے محکمہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ یعنی کہ وہ احساس دلاتی ہے کہ پولیس ایک بار پھر خود کو کمیونٹی کے دھارے میں شامل کرے تاکہ عوام میں موجود پولیس کا خوف ختم ہو سکے اور لوگ سنگین مسائل ابھرنے سے پہلے پولیس کے پاس مدد اور رہنمائی حاصل کرنے کے لیے آ سکیں نہ کہ جرائم کا ارتکاب ہونے کے بعد۔

کمیونٹی پولیسنگ کی ضرورت کیوں ہے؟

موجودہ مروجہ پولیسنگ تصورات کمیونٹی سے ان افسران کو جو اس کی خدمت کرتے ہیں، بیگانہ کرنے کے رجحان کو تقویت دیتے ہیں جس کی وجہ سے جرائم پر قابو پانے کی کوششوں میں رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔

جرائم کے اعداد و شمار کے تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ جرائم کے خلاف جنگ میں جو طریقہ کار اپنایا گیا ہے اس نے جرائم کو کم کرنے میں ایک محدود اثر ڈالا ہے۔ غیر اندراج شدہ جرائم کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ متعدد مقدمات میں کمیونٹی کو درپیش مسائل کے بارے میں پولیس کو مکمل طور پر آگہی حاصل نہیں ہوتی، جو اس بات کا براہ راست نتیجہ ہے کہ پولیس اور کمیونٹی کے درمیان مضبوط تعلقات قائم نہیں ہیں۔ اگر پولیس افسران کمیونٹی کے ساتھ جن کی وہ خدمت کرتے ہیں، اعتماد کا رشتہ قائم کریں گے تو کمیونٹی کے ارکان کی جانب سے انہیں مفید اطلاعات/معلومات فراہم کی جائیں گی۔ اس اعتماد کو قائم ہونے میں وقت لگے گا خصوصاً ان کمیونٹیوں میں جہاں پولیس سے تعلقات نہایت کشیدہ ہیں۔ اعتماد کی اس عدم موجودگی کی وجہ سے پولیس بہت ساری مفید معلومات سے محروم رہ جاتی ہے۔

کمیونٹی پولیسنگ شہروں میں موجود سنگین مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک راہ فراہم کرتی ہے۔ اس راہ پر کمیونٹی اور پولیس دونوں کو قدم بقدم ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہوگا کیونکہ جب کمیونٹی کے اراکین یہ یقین کرلیں گے کہ پولیس کمیونٹی کے مسائل اور ان کے حل میں حقیقی طور پر دلچسپی لے رہی ہے، صرف اسی صورت میں وہ پولیس کو کمیونٹی کے ایک حصے کے طور پر دیکھنا شروع کریں گے اور اعتماد کی فضا قائم ہوگی۔

موجودہ حالات میں یہی باہمی اعتماد ناپید ہو گیا ہے۔ پولیس کے بلاوجہ گشت اور تلاشی وغیرہ کی وجہ سے بھی پولیس اور کمیونٹیوں کے درمیان تعلقات میں مزید دوری پیدا ہوتی آ رہی ہے۔ مجرموں کو ناکام بنانے کے لیے پولیس کو ہدایات دی جاتی ہیں کہ وہ متواتر راستوں کو تبدیل کرتے رہیں۔ لیکن یہ حکمت عملی اکثر غیر مفید ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں کمیونٹی کے ممبران اپنی مقامی پولیس کے ساتھ باہمی عمل کا موقع کھو دیتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں پولیس کی بیگانگی اس وقت شدت کے ساتھ نظر آتی ہے جب پولیس حکام یہ سمجھتے ہیں کہ جرائم سے نمٹنے کے لیے بحیثیت پیشہ ور افراد اُن کا نقطہ نظر سب سے بہتر ہوتا ہے اور جرائم پر قابو پانے کے لیے کمیونٹی کی شمولیت ان کی نظر میں غیر ضروری سمجھی جاتی ہے۔ ہماری پولیس کو اس غیر اعتمادی کے ماحول میں کمیونٹیوں کے تمام ممبران سے رابطہ کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پولیس اور عوام ایک دوسرے سے بڑی حد تک الگ تھلگ ہو چکے ہیں جبکہ کچھ کمیونٹیوں میں پولیس اور کمیونٹی ممبران کے درمیان متحارب حریفوں کا رجحان جنم لے چکا ہے۔

کمیونٹی کے ایک بڑے طبقے میں ایک عام رجحان یہ پایا جاتا ہے کہ غریب شہریوں کے لیے پولیس وہ ہے جو آپ کو گرفتار کرتی ہے۔ کچھ علاقوں میں پولیس سے نفرت کا نتیجہ اکثر یہ نکلتا ہے کہ الٹا پولیس جارحیت کا نشانہ بنتی جا رہی ہے۔ اب یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ پولیس کے رویہ کی ازسرنو جانچ پڑتال کی جائے۔ چنانچہ کمیونٹی پولیسنگ کی اہمیت ناگزیر ہو گئی ہے۔

تبدیلی کی ضرورت

پولیس کے اعلیٰ انتظامی عہدیداران کو محکمہ پولیس کے بارے میں عوامی رویئے کو تبدیل کرنے کے ضمن میں حقیقت کا ادراک کرنا ہوگا۔ اس سلسلے میں روایتی انتظامی اور عملی طریقوں میں صرف معمولی تبدیلیاں لانے سے کوئی موثر فرق نہیں پڑے گا۔ جرائم پر قابو پانے کے لیے ان کی حکمت عملی میں تبدیلی ناگزیر ہے۔

پولیس کواس حقیقت کوتسلیم کرنا ہوگا کہ جرائم کی روک تھام صرف روایتی انداز یا طریقہ کار اختیار کرنے سے نہیں ہوسکتی اس سلسلے میں کیے جانے والے طریقوں میں اضافے کی ضرورت ہے مثلاً ایسی حکمت عملیاں اپنائی جائیں جو جرائم کی مزاحمت کریں، پولیس اور تھانے کے خوف کو کم کریں اور علاقوں میں معیارِ زندگی کو بہتر بنائیں۔ یہ سب کچھ کرنے کے لیے پولیس کو لازماً کمیونٹیوں کے ساتھ رابطہ کرنا ہوگا اور کمیونٹی کے ممبران کے ساتھ رابطے کے ذریعوں کو کھولنا ہوگا۔ کمیونٹیوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے علاقوں کو محفوظ بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ کمیونٹیوں کو جرائم، دہشت گردی اور قانون شکنی کے خلاف ایک متحدہ قدم اٹھانا ہوگا اور جرائم کی روک تھام کے سلسلے میں اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کرنے کے عزم میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

کمیونٹی پولیسنگ کو اپناتے ہوئے پولیس ضرور اس بات کو مدنظر رکھے کہ کمیونٹی کی شراکت کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ پولیس کی اہمیت ایک بااختیار ادارے کی حیثیت سے کم یا ختم ہو جائے گی یا یہ کہ اس کی قانون کی بالادستی قائم کرنے کا بنیادی فرض منصبی کمیونٹی کے ماتحت آ جائے گا۔ کمیونٹی پولیسنگ صرف کمیونٹی میں موجود مہارت اور وسائل پولیس کو فراہم کرتی ہے تاکہ پولیس کے بوجھ کو کسی حد تک کم کیا جا سکے۔

کمیونٹی پولیسنگ کو ''عمل میں جمہوریت'' کا اصطلاحی نام دیا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے مقامی حکومت، شہری اور تجارتی رہنماؤں، سرکاری اور نجی اداروں، مساجد، اسکولوں اور اسپتالوں کی موثر شراکت درکار ہوگی۔ وہ تمام افراد اور ادارے جو اپنے علاقے کی فلاح کے بارے میں فکرمند ہیں، ان کو اپنے علاقے کے تحفظ کے لیے ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا۔ پولیس اور کمیونٹی ممبران کے درمیان قریبی باہمی روابط کامیاب کمیونٹی پولیسنگ حکمت عملی کی ٹھوس بنیاد ہیں۔

کمیونٹی کی تعریف

کمیونٹی پولیسنگ کا مقصد ہے کہ جرائم اور بدامنی کو کم کرنے کے لیے کسی محلّہ یا ضلع (یعنی ایک کمیونٹی) کے مسائل کا باریک بینی کے ساتھ احاطہ کیا جائے اور ان مسائل کو حل کرنے کے لیے راستے ڈھونڈے

جائیں لیکن سب سے پہلے ہمیں یہ تعین کرنا ہوگا کہ ایک کمیونٹی کی تعریف ہے کیا۔

ایک کمیونٹی مقامی حکومت اور علاقوں کے باشندوں سے زیادہ وسیع بنیادوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ مساجد، اسکول، اسپتال، سماجی گروپ، نجی اور سرکاری ادارے اور وہ افراد بھی جو علاقے میں کام کرتے ہیں یا علاقے کو خدمات فراہم کرتے ہیں، علاقے کے امن اور تحفظ کے متمنی ہوتے ہیں۔

کمیونٹیوں میں کئی ایسے گروپ یا گروہ پائے جاتے ہیں جو کہ کوئی نہ کوئی باہمی ہم خیالی کی بناء پر وجود میں آتے ہیں۔ یہ ہم خیالی علاقائی یا نسلی بنیاد پر ہوسکتی ہے یا پھر اقتصادی یا ثقافتی بنیاد پر۔ کبھی کبھار یہ گروپ آپس میں مخالف بھی ہوسکتے ہیں۔ بسا اوقات یہ مخالفت جارحانہ بھی ہوسکتی ہے۔ ایسے تنازعات ہمارے بڑے شہری مراکز میں خصوصاً آبادی کی بڑے پیمانے پر شہروں کی جانب منتقلی کے تناظر میں عام ہیں۔ ان متنازعہ مفادات کی وجہ سے ضروری ہے کہ پولیس افسر نہ صرف امن و امان اور قانون نافذ کرنے والے کی حیثیت سے بلکہ دو مخالف گروپوں کے درمیان ایک تربیت یافتہ/ غیر جانبدار ثالث کی حیثیت سے بھی اپنے فرائض منصبی ادا کرے۔ کمیونٹی پولیسنگ ہی وہ ایک واحد طریقہ ہے جس کو اپنا کر پولیس اپنا یہ کردار بخوبی سرانجام دے سکتی ہے۔ کمیونٹی پولیسنگ کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیس دونوں گروہوں کی موجودگی کو تسلیم کرسکے گی۔ دو مخالف حریفوں سے بات چیت کرنے کے بعد اجتماعی اقرار نامے تیار کرسکے گی جو کہ اس علاقے کے دیرپا امن و امان کو برقرار رکھنے اور جرائم پر قابو پانے اور تحفظ کا احساس فراہم کرنے کے لیے ضروری ہیں۔

کمیونٹی پولیسنگ میں پولیس کو پائیدار اور مضبوط تعلقات بنانے ہوں گے جو کمیونٹی کے تمام عناصر کا احاطہ کرتے ہوں۔ پولیس اور کمیونٹی کے ممبران کے درمیان یہ مفید اور قریبی روابط ایک کامیاب کمیونٹی پولیسنگ حکمت عملی کی بنیاد تشکیل دیں گے۔

کمیونٹی پولیسنگ دو بنیادی نکتوں پر مشتمل ہے:

- کمیونٹی کی حصہ داری/ شراکت
- مسائل کا حل

کمیونٹی کی شراکت۔مرکزی حصہ I

ہماری پولیس گاہے بگاہے عوام سے اپنا ناطہ جوڑنے کی کوششیں کرتی رہی ہے عموماً اس ضمن میں مختصر دورانیے کے پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں جس میں کمیونٹی اور پولیس کے درمیان غیر اعتمادی کے ماحول کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ کمیونٹی پولیسنگ کا تصور کمیونٹی اور پولیس کی شراکت کو ایک نئی سطح پر لے جاتا ہے۔ کمیونٹی پولیسنگ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ کمیونٹی کی شراکت کے بغیر پولیس اپنا فرض منصبی یعنی جرائم کی روک تھام مکمل طور پر ادا نہیں کرسکتی۔ امن کے حصول کے لیے دونوں کے کردار لازم و ملزوم ہیں۔

کمیونٹی پولیسنگ کی کامیابی کے لیے اشد ضروری ہے کہ پولیس کمیونٹی کا ایک لازمی جز بن جائے اور دوسری جانب کمیونٹی اپنے علاقے میں پولیس کی ترجیحات کو واضح کرنے اور وسائل کو مخصوص کرنے میں ان کی معاونت کرے۔

کمیونٹی پولیسنگ کا تصور پولیس کی موجودہ حکمت عملیوں سے بنیادی طور پر مختلف ہے بلکہ پولیس کی ترجیحات کو ایک نئے زاویہ سے دیکھتا ہے۔ کمیونٹی شراکت کا مطلب ایک ایسا پولیسنگ تصور اختیار کرنا ہے جو کہ موجودہ قانون کے نفاذ کے طریقوں کو بڑھاوا دے۔ کمیونٹی میں پولیس کی شراکت کئی طرح سے ہوسکتی ہے کچھ سرگرمیاں مندرجہ ذیل ہیں:

- پولیس کا فوری طبی امداد فراہم کرنا مثلاً حادثے سے متاثر افراد کو اسپتال تک پہنچانا۔
- حادثہ یا جرم سے متاثر ہونے والے افراد کو امداد فراہم کرنا۔
- گھریلو اور علاقائی تنازعات مثلاً گھریلو تشدد، مالک مکان اور کرایہ دار کے مابین تنازعہ کو حل کرنے میں مدد کرنا یا گاڑیوں اور راہ گیروں کی ٹریفک کو کنٹرول کرنا وغیرہ۔

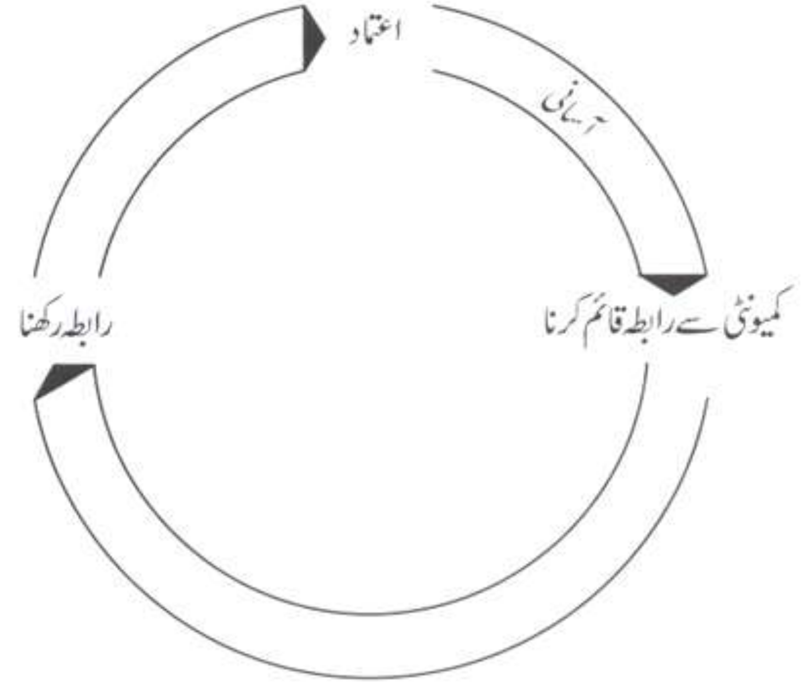

کمیونٹی کی شراکت کا عمل۔ خاکہ 1

یہ خدمات کمیونٹی اور پولیس کے درمیان اعتماد پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس اعتماد کے نتیجے میں پولیس اس قابل ہوسکتی ہے کہ وہ کمیونٹی کی جانب سے گرانقدر اطلاعات کا وسیع خزانہ حاصل کرے جو جرائم کی بیخ کنی اور حل کے لیے رہنمائی فراہم کرے۔ پولیس اور کمیونٹی کے درمیان اعتماد راتوں رات قائم نہیں ہو جائے گا اس کے لیے مسلسل کوششیں کرنا ہوں گی۔ یہ کوششیں رائیگاں نہیں جائیں گی کیونکہ جب اعتماد کا ماحول پیدا ہوگا اور کمیونٹی کے ساتھ پولیس کے باہمی قریبی روابط تعمیر ہوں گے، کمیونٹی کی حمایت ان ہی کاوشوں کے نتیجے میں حاصل ہو سکے گی۔

خاکہ نمبر 1 واضح کرتا ہے کہ کس طرح اعتماد پولیس اور کمیونٹی کے درمیان باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔

ایک موثر کمیونٹی شراکت کے لیے اعتماد کو قائم کرنے کے ضمن میں پولیس کو لوگوں کے ساتھ باوقار اور ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنا ہوگا۔ ایجنسی کی جانب سے کسی بھی سطح پر غیر ضروری فورس اور تکبر یا سختی کے استعمال سے پولیس کے اتحادی کمیونٹی ممبران کی آمادگی کو دھچکہ پہنچ سکتا ہے۔ کمیونٹی حمایت کی موثر تحریک کے لیے مختلف کمیونٹیوں کو مختلف طریقوں سے رجوع کرنا ہوگا۔ غریب کمیونٹیوں کے مقابلے میں متوسط اور اعلیٰ کمیونٹیوں کے اندر اعتماد قائم کرنا اور ان سے تعاون حاصل کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے کیونکہ غریب کمیونٹیوں میں پولیس کے خلاف بداعتمادی کی ایک طویل تاریخ موجود ہوتی ہے۔ کمیونٹی شراکت میں پولیس کمیونٹی کا غیر فعال رکن کی حیثیت سے تجزیہ نہ کرے بلکہ اس کوشش میں اسے ایک شراکت دار سمجھے۔ پولیس اور کمیونٹی کے درمیان شراکت لازمی طور پر مستحکم اور متوازن ہونا چاہیے۔ پیشہ ور حکام بمقابلہ عوام الناس، ماہرین بمقابلہ کم علم، افسران بالا بمقابلہ ماتحت جیسے فرسودہ نظریات کو لازماً ختم کرنا ہوگا۔ پولیس اور کمیونٹی کو بحیثیت شراکت دار باہم مل کر کام کرنا ہوگا۔ تب ہی ایسا ماحول تیار ہوگا جس میں لاقانونیت کو فروغ حاصل نہ ہو سکے گا اور مسائل جنم لینے سے پہلے یا پھر جنم لیتے ہی حل کیے جا سکیں گے۔

مسائل کا حل ــــ مرکزی حصہ II

مسائل کا حل ایک وسیع اصطلاح ہے جس کا اطلاق سادہ طور پر جرائم کی بیخ کنی اور روک تھام سے کہیں زیادہ کے حصول پر ہوتا ہے۔ مسائل کا حل اس مفروضے کی بنیاد پر ہوتا ہے کہ ایک چھوٹے جغرافیائی علاقے (مثلاً ایک قصبہ یا یونین کونسل) میں مسائل کی نوعیت کا محتاط اور باریک بینی سے جائزہ لیا جائے اور موزوں وسائل کا استعمال کرکے اس کو کم سے کم وقت میں حل کیا جائے۔ مسائل کا احاطہ کرتی ہوئی کمیونٹی پولیسنگ کا نظریہ سادہ ہے۔ دبے ہوئے حالات مسائل کو جنم دیتے ہیں۔ ان حالات کے نتیجے میں پیدا ہونے والا ایک مسئلہ ایک یا کئی حادثات کی وجہ بن سکتا ہے۔ یہ حادثات جن میں سے کچھ پولیس کی نظر میں آجاتے ہیں، مسائل کی علامات ہوتے ہیں۔ ایسے حادثات اس وقت تک جاری رہتے ہیں جب تک وہ مسائل جوان کو جنم دیتے ہیں، برقرار رہتے ہیں۔

یہ بات عیاں ہے کہ علامات کو ختم کرنے کے بجائے مسائل کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ مسائل کا موثر انداز سے حل ڈھونڈنے کے لیے کمیونٹی کی شراکت یا شمولیت ناگزیر ہے۔ پولیس اور کمیونٹی کے درمیان اجتماعی مسائل کا حل اعتماد کو تقویت دیتا ہے اور اطلاعات کے تبادلے میں مدد دیتا ہے۔

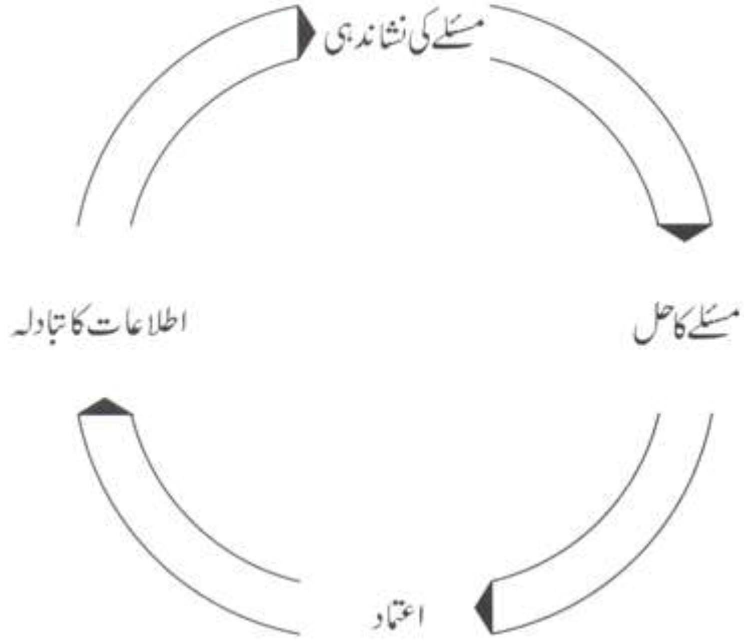

مسئلے کے حل کا عمل ۔ خاکہ II

اس طریقے کو موثر طور پر چلانے کے لیے پولیس کو کمیونٹی کی پریشانیوں کی معقولیت کو تسلیم کرنا ہوگا اور ان پر اپنی توجہ مرکوز کرنی ہوگی ۔ علاقے کے گروپ اور پولیس ہمیشہ اس بات پر متفق نہیں ہوسکیں گے کہ کن مخصوص مسائل کو پہلی ترجیح دی جائے ۔ مثلاً ایک علاقے کے لوگ اسٹریٹ کرائم کے بارے میں بہت زیادہ فکرمند ہوسکتے ہیں جبکہ پولیس کا خیال ہوسکتا ہے کہ اس علاقے میں ڈاکہ زنی کو پہلا ترجیحی مسئلہ قرار دیا جائے ۔ یہاں عیاں ہے کہ پولیس ایک مختلف نکتہ نظر رکھتی ہے تاہم کمیونٹی پولیسنگ کے تحت پولیس کو اسٹریٹ کرائم کے مسئلے پر کمیونٹی کی اعانت سے فوری توجہ دینی چاہیے یعنی کمیونٹی کی نظر میں جو مسئلہ سب سے سنگین ہو اس کو پہلی ترجیح دی جائے اور اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے کوشش کی جائے اگر پولیس ایسا کرتی ہے تو اس قدم سے باہمی اعتماد کو استحکام ملے گا ۔ اگر پولیس کمیونٹی کے مسائل کو سلجھانے کے لیے آمادہ ہے تو کمیونٹی پر بھی فرض بنتا ہے کہ وہ پولیس کی ہر ممکنہ مدد کرے، ان کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرے جس پر عمل کرتے ہوئے پولیس مسائل کو حل کرسکے گی ۔ مسائل کا حل کمیونٹی پولیسنگ کی روح ہے ۔ ایک اچھے نتیجے کے حصول میں اکثر ایسا ہوگا کہ پولیس کو اپنی ترجیحات کو تھوڑا سا بدلنا پڑے گا گو کہ پولیس کی فوری کارکردگی میں

ایسا کرنے سے فرق آئے گا لیکن کمیونٹی سے تعاون اور باہمی اعتماد کا جو ماحول پیدا ہوگا اس کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔

کمیونٹی پولیسنگ میں مسائل کو حل کرنے کا طریقہ کار پولیس اور کمیونٹی دونوں کی جانب سے ملنے والی اطلاعات اور توجہ پر منحصر ہے۔ مسائل کے حل کے ضمن میں مندرجہ ذیل کو شامل کیا جاسکتا ہے:

- مسئلے کی مل بیٹھ کر نشاندہی کی جائے۔
- مسئلہ کو مکمل طور پر ختم کردیا جائے۔
- مسئلہ سے وقوع پذیر ہونے والے حادثات کی تعداد کو کم کیا جائے۔
- مسائل پیدا کرنے والے اسباب کو حتی الامکان کم کیا جائے۔
- جرائم کا شکار ہونے والے افراد سے زیادہ ہمدردی اور حساس طریقے سے پیش آیا جائے تاکہ مسائل کو گرفت میں لایا جاسکے۔
- خوش اسلوبی سے مختلف عوامل کے ذریعے مجرمانہ کردار کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

پس کمیونٹی پولیسنگ ہر کمیونٹی کو درپیش مشکلات کے لیے حل تلاش کرتی ہے۔ تاہم بہترین حل وہ ہوتے ہیں جو کمیونٹی کے ممبران کو مطمئن کریں، تحفظ کو بہتر بنائیں، بے چینی کو دور کریں، کمیونٹی اور پولیس کے درمیان روابط کو مضبوط کریں اور مجرمانہ سرگرمیوں کو کم سے کم کریں۔

کمیونٹی پولیسنگ کا انتظام

موثر کمیونٹی پولیسنگ کا انحصار اس پر ہے کہ گشتی افسران اور کمیونٹی ممبران کے درمیان باہمی تعلقات پیدا ہو سکیں تاکہ افسر کمیونٹی کے روزمرہ کاموں کے بارے میں متعلقہ معلومات حاصل کر سکے اور وہ کمیونٹی ممبران کی نظر میں ایک قابل اعتماد اور مانوس شخصیت بن سکے۔

کمیونٹی پولیسنگ گشتی عمل کی اقدار اور بحیثیت ایک فرد کے گشتی افسر کی اقدار پر زور دیتی ہے۔ گشتی افسران کو روایتی طور پر ان فرائض کی وسعت اور حساسیت کے باوجود جنہیں وہ ادا کرتے ہیں، نسبتاً نچلا مقام دیا جاتا ہے۔ کمیونٹی پولیسنگ کا دارومدار اس پر ہے کہ پولیس آرگنائزیشن میں فوری فیصلہ سازی اور ذمہ داری کو نچلی سطح تک منتقل کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے علاقے کا افسر اپنے علاقے میں پولیس خدمات کی فراہمی کے انتظام کے لیے ذمہ دار قرار پائے گا اور اس کے علاقے میں رونما ہونے والی پولیسنگ نوعیت کا ہر مسئلہ اس کا اپنا مسئلہ بن جائے گا۔ کمیونٹی پولیسنگ کے تحت گشتی افسران کو فیصلہ کرنے کی بڑے پیمانے پر آزادی ہونی چاہیے کہ انہیں اپنے علاقے میں کیا کرنا چاہیے اور یہ کیسے کرنا چاہیے۔ وہ اپنی کمیونٹیوں کی ضروریات اور طاقت سے سب سے زیادہ واقف ہوتے ہیں اور وہی کمیونٹی کے ساتھ قریبی روابط بنانے کی بہترین پوزیشن میں ہوتے ہیں جو مقامی مسائل کے موثر حل کی سمت رہنمائی کرتا ہے۔

گشتی افسر کے عہدے اور فرائض میں تبدیلی کمیونٹی شراکت اور کمیونٹی پولیسنگ کے مسائل حل کرنے والے حصوں کے لیے معترضانہ ہے۔

گشتی افسر کو اس کے اپنے علاقے میں موثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ بے مقصد گشت کا تصور ختم کر دیا جائے۔ کمیونٹی پولیسنگ میں ایک مانوس گشتی افسر اولین شرط ہے۔ افسران کی وقتاً فوقتاً گشت میں تبدیلی کی وجہ سے وہ اپنے علاقے کے مسائل سے اچھی طرح روشناس نہیں ہو سکتے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تبدیلی یا تبدیلی کا خوف ان کو مسائل سے دور کر دیتا ہے یا پھر ان میں مسائل کو شناخت کرنے کی صلاحیت کو دھندلا دیتا ہے۔ چنانچہ مسائل کو شناخت اور حل کرنے کی ذمہ داری کا احساس بھی کہیں گم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انتظامیہ بھی افسران کو مسائل سے نمٹنے کے سلسلے میں قصوروار نہیں ٹھہرا سکتی اگر انہیں متواتر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا رہا ہو۔

کمیونٹی پولیسنگ کے تحت پولیس افسر کے اس اضافی کردار کو تمام پولیس فورس کی مکمل حمایت حاصل ہونی چاہیے۔ ایک بڑی پالیسی تبدیلی کے تحت اب کمانڈ کو مرکزیت حاصل نہیں ہونی چاہیے اور بہت سے فیصلے اوپر سے نیچے کی جانب نافذ کرنے کے بجائے نیچے سے اوپر کو آنے چاہئیں۔ بڑی فیصلہ سازی کی قوت ان افسران کو دی جانی چاہیے جو جائے وقوع سے سب سے زیادہ قریب ہوں اس نئے طریقہ کار سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اس تبدیلی کے نتیجے میں ایجنسی کی مجموعی کارکردگی بہتر ہوگی۔

روایتی پولیسنگ سے ہٹ کر کمیونٹی پولیسنگ کی طرف اگر بڑھنا ہے تو علاقے کے گشتی افسر کی نئی ذمہ داریاں اور فیصلہ سازی کے اختیارات کو تمام آرگنائزیشن کی جانب سے حمایت، رہنمائی اور حوصلہ افزائی حاصل ہونا چاہیے۔ مزید برآں ایسی واضح اقدار بھی اختیار کرنا ہوں گی جو پولیس کے لیے رہنما اصول کا کام دے سکیں۔

اقدار: رہنما اصول

کمیونٹی پولیسنگ بالآخر اقدار سے متعلق ہے خصوصاً اقدار میں
تبدیلی جو پولیسنگ میں بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ پولیس
کو اختیار کرنا ہوگی۔

اقدار پولیس آرگنائزیشن کی نس نس میں رچے بسے ہونا چاہئیں اور اس کے اعمال، اس کی پالیسیوں اور اس کے افسران کے ہر اقدام میں واضح طور پر نظر آنی چاہئیں۔ اقدار وہ عقیدہ ہوتے ہیں جو ایک آرگنائزیشن اور اس کے ملازمین کے کردار کی رہنمائی کرتی ہیں۔ ایک واضح عقیدوں اور مقاصد کا اعلامیہ آرگنائزیشن کو صحیح سمت کی جانب رہنمائی فراہم کرتا ہے اور اس امر کو یقینی بنانے میں مدد دیتا ہے کہ اختیار کردہ اقدام میں اقدار کو منتقل کیا جائے۔ پوری ایجنسی ایک مختصر اور موثر مشن اعلامیے کے ذریعے اقدار کی وفادار ہونی چاہیے۔ اس قسم کا اعلامیہ سیدھا، صاف اور سادہ ہونا چاہیے۔ اس کی بڑے پیمانے پر تشہیر کرنی چاہیے اور اسے آرگنائزیشن کے اندر اور باہر دونوں جگہ یکساں ہونا چاہیے۔ ایک واضح اقدار یا مشن اعلامیہ ذمہ داریوں کو مقرر کرنے اور حمایت اور ذرائع کو متحرک کرنے میں نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

کمیونٹی پولیسنگ کے لیے مرکزی رہنما اقدار یہ ہیں ___ اعتماد، تعاون، رابطے، خوش تدبیری، شراکت، قیادت، ذمہ داری، عزت اور عوامی تحفظ و حفاظت۔

ایک مشن اعلامیہ ان اقدار کی حوصلہ افزائی پر مبنی ہونا چاہیے۔ کمیونٹی پولیسنگ میں رویے اور اقدار میں ایک واضح رابطہ ہونا چاہیے۔ ایک کامیاب مشن اعلامیہ وہ ہوتا ہے جو ان اقدار کو اپنے اندر سمو لے اور جو پولیس کے عملے تک ان اقدار کو مختصراً مگر واضح طور پر پہنچا سکے۔

کمیونٹی پولیسنگ کا نفاذ

کمیونٹی پولیسنگ موجودہ پالیسی کے تحت قائم نہیں کی جا سکتی۔
پولیس ایجنسی کے ہر علاقے میں اور ہر سطح پر ٹھوس تبدیلیاں لانا
ناگزیر ہے۔ یہ تبدیلیاں گشتی افسر سے منتظم اعلیٰ اور تربیت سے
ٹیکنالوجی تک ہر سطح پر لانی ہوں گی۔

ضروری ہے کہ منتظم اعلیٰ (چیف ایگزیکٹو) کمیونٹی پولیسنگ کے تصورات کو گہرائی میں سمجھیں اور پھر ان کو پولیس آرگنائزیشن، مقامی سیاسی قیادت، سرکاری اور نجی ایجنسیوں اور کمیونٹی کے سامنے واضح کریں۔ تمام شرکاء کو کمیونٹی پولیسنگ کی کوششوں میں اپنے کردار کو لازمی طور پر سمجھنا پڑے گا تب ہی کمیونٹی پولیسنگ کی اصل روح تک پہنچا جا سکے گا۔

اگر رابطے کے ذرائع کھلے رکھے جائیں گے تو سب شراکت داروں کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ کمیونٹی پولیسنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ آپس میں بات چیت کرنے سے مزاحمت اور اختلاف کم ہوگا۔ رابطے اور بات چیت کی ڈور نہ صرف پولیس کی اپنی تنظیم میں برقرار رکھنی ہوگی بلکہ پولیس اور کمیونٹی کے درمیان متواتر رابطہ قائم رکھنا ہوگا۔ ایک کامیاب نفاذ کے لیے اطلاعات اور رابطے کی دھار درکار ہے۔ کمیونٹی پولیسنگ کو اپنانے کے لیے جو بھی طریقہ کار اختیار کیا جائے وہ ایسا ہو کہ اس میں لچک کی گنجائش ہو اور احتساب، معلومات و اطلاعات کی شمولیت کی گنجائش رکھی جائے۔ کمیونٹی پولیسنگ کے ہر مرحلے کو منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے تحت اپنایا جائے ہر مرحلے کو موزوں وقت پر اپنایا جائے تاکہ کامیابی کا امکان زیادہ سے زیادہ روشن ہو۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ اچھی سے اچھی ترکیبیں جنم لینے سے پہلے ہی دم توڑ دیتی ہیں اگر ان پر بغیر سوچے سمجھے عمل کیا جائے۔

مندرجہ ذیل نکات ان ہی باتوں کو مختصر انداز میں بیان کرتے ہیں۔

کمیونٹی پولیسنگ اپناتے ہوئے:

- پولیس اور کمیونٹی کے درمیان اطلاعات کا بہاؤ قائم رکھا جائے۔
- کمیونٹی پولیسنگ کے تمام حصوں کی باریک بینی سے منصوبہ بندی کی جائے اور ان پر ہر وقت عملدرآمد کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل ہو سکے۔
- منصوبہ بندی بدلتی ہوئی ضروریات، حالات اور ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جائے۔
- اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ جاری اقدامات، ارتقاء اور ضروری معلومات وہ ہوں جو کمیونٹی پولیسنگ کے اصولوں کے تحت ہوں اور پولیس عوام کے سامنے جو رخ سامنے لائے اس میں تسلسل ہو۔

شہر اور کمیونٹی وسائل

ناظم، شہری افسران اور دیگر حکومتی منتظمین اس طریقہ کار میں انفعالی شریک کار نہیں ہو سکتے۔ انہیں کمیونٹی پولیسنگ کے فلسفے کی معاونت کرنی ہوگی۔ پولیس کے اپنے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے کہ وہ کمیونٹی کو درپیش تمام مسائل کو حل کر سکے۔ کمیونٹی پولیسنگ اس ضمن میں مقامی حکومت یا نجی شعبے یا کمیونٹی تنظیموں سے وسائل کی منتقلی کے لیے ایک اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ پولیس اور مقامی حکومت کے ساتھ یہ شراکت ناگزیر ہے۔ ان بنیادی گروپوں میں سے کسی کی جانب سے بھی ذرا سی کوتاہی کی صورت میں نتائج ناکامی کی صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔

کمیونٹی پولیسنگ نافذ کرنے میں درپیش رکاوٹیں

کمیونٹی پولیسنگ اپناتے ہوئے پولیس کے محکمے میں یقینی طور پر اس کی مخالفت کی توقع کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ ان تمام تبدیلیوں سے ملازمین خوفزدہ ہو سکتے ہیں اور مزاحمت کے راستے تلاش کر سکتے ہیں خاص طور پر اگر کمیونٹی پولیسنگ کا تصور افسران کو یہ تاثر دے کہ اس تحریک کو اپنانے سے پولیس کو جرائم سے سختی سے نمٹنے کے بجائے جرائم کے لیے نرم گوشہ رکھنا ہوگا اور ایک گشتی افسر کو اپنی بنیادی ذمہ داری یعنی مجرم کی گرفتاری سے ہٹ کر سماجی سرگرمیوں میں ملوث ہونا پڑے گا۔ تب تو لازماً پولیس افسران اس تحریک کو اپنانے میں مزاحمت کریں گے۔

اس سے نبرد آزما ہونے کے لیے واحد راستہ یہ ہے پولیس کے تمام عہدیداران کمیونٹی پولیسنگ کے اصولوں کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور ان کو یہ نظر آئے کہ پولیس کے اعلیٰ افسران اس نئے پولیسنگ تصور کو پوری طرح اپنانے کے لیے آمادہ ہیں اور اس کی دل و جان سے پشت پناہی کر رہے ہیں۔ دوسری طرف اعلیٰ

افسران کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ پولیسنگ کے اس نئے تصور کی مکمل حمایت کریں۔ متوسط سطح کے انتظامی عہدیداروں کے خدشات کو نہ صرف سنیں بلکہ ان کا تدارک بھی کریں۔ متوسط سطح کے افسران (ایس ایچ او وغیرہ) کمیونٹی پولیسنگ کی مزاحمت کرنے والے پہلے افراد ہو سکتے ہیں۔ ٹیم ورک میں لچک، فیصلہ سازی میں گشتی افسران کی شمولیت اور شہریوں کی شراکت (کمیونٹی پولیسنگ کے مرکزی حصے) وہ تصورات ہیں جو ان عہدیداران کو خوفزدہ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ روایتی پولیسنگ میں موجود بااختیار کردار اور معمول کے آپریشن میں خود کو زیادہ پُرسکون اور محفوظ خیال کرتے ہیں۔

کمیونٹی پولیسنگ کی یہ پہلی ترجیح ہے کہ متوسط سطح پر تعینات افسران کو نئی طرز کی مینجمنٹ پر نگرانی کی تعلیم دی جائے تاکہ اسے موثر بنایا جا سکے۔ وہ پہلے اپنے خدشات کو دور کریں اور پھر مطمئن ہو کر اپنے ماتحت افسروں کو اس نئی تحریک کی طرف راغب کریں۔

افرادی قوت کی تربیت

کمیونٹی پولیسنگ کے موثر نفاذ کے لیے تربیت بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ کمیونٹی پولیسنگ کی مہارت تربیتی نصاب تعلیم میں مدغم ہونی چاہیے۔ کمیونٹی پولیسنگ میں ضمنی قانون نافذ کرنے کی تکنیک کے ساتھ اطلاعات اور قائدانہ مہارت کی تربیت ہونی چاہیے۔ اس کی وجہ سے کمیونٹی شراکت کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ تمام عملہ مسائل حل کرنے کی تکنیک، متحرک کرنے اور ٹیم بنانے میں ماہر ہونا چاہیے۔ ابتدائی تربیتی کوششیں نگراں اور انتظامی عہدیداران پر کی جانی چاہئیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اختیارات کو آرگنائزیشن کی ترجیحات میں تبدیلی کے ذریعے ختم یا کم کیا جا رہا ہے۔

منصوبہ برائے عمل ــــ تین متبادل

کمیونٹی پولیسنگ کے نفاذ کے لیے کوئی واضح اور سیدھا راستہ نہیں ہے۔ ذیل میں دیئے گئے تین اختیار کردہ طریقہ کار میں سے ہر ایک میں خوبیاں اور خامیاں پائی جاتی ہیں۔

منصوبہ قبل از نفاذ

اس طریقہ کار میں ایک تفصیلی طویل المیعاد منصوبہ مع اہداف اور مدت تیار کرنا ضروری ہے نیز منصوبے پر عملدرآمد کے لیے افسران کو مقرر کرنا ہوگا۔ اس طریقہ کار کو اختیار کرنے کے لیے ایک بڑی پولیس نفری کے لیے مہینوں بلکہ سالوں کا عرصہ لگ سکتا ہے مزید برآں تجربہ کار معاونت کی عدم موجودگی کی وجہ سے باریک بینی سے منصوبہ بندی کے طریقے کے کچھ حصوں کے بارے میں اعداد و شمار کا اندازہ لگانے میں غلطی ہوسکتی ہے۔

اس طریقے میں ملوث منصوبہ بندی کے عملے کے صحیح حجم کا تعین کرنے میں مسائل رونما ہو سکتے ہیں۔ عملے کو کم تعداد میں رکھنے کے نتیجے سے طریقہ عمل کو مشکل بنانے سے روکا جاسکتا ہے تاہم یہ تمام امور کا یا مہارت کی تمام سطحوں کا احاطہ کرنے کے قابل نہیں ہوسکتا۔ جبکہ دوسری طرف بہت بڑا عملہ ایک اضافی بوجھ بن سکتا ہے اور جوش و جذبے کو سرد کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

منصوبہ اور نفاذ

اس طریقہ کار میں منصوبہ بندی اور عمل ساتھ ساتھ چلتے ہیں جبکہ ابھی منصوبہ بندی کا عمل جاری ہوتا ہے، اسی وقت ایجنسی یا ادارہ پروگرام کے کچھ حصوں کا نفاذ شروع کر دیتا ہے۔ یہ طریقہ کار ایجنسی کو اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ وہ فوری طور پر اپنا کام شروع کر دے اور مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کے لیے تجربہ کار معاونت سے استفادہ حاصل کر سکے۔ تاہم اس طریق کار کے نتیجے میں پولیس کو غلط آغاز، الجھاؤ اور بڑی بنیادی غلطیوں کا خطرہ درپیش ہوسکتا ہے تاوقتیکہ منصوبہ سازوں اور نافذ کرنے والوں کے درمیان موثر، تیز رفتار اور باقاعدہ اطلاعات کی فراہمی کا رابطہ قائم نہ ہو جائے۔

مختصر منصوبہ بندی کے ساتھ نفاذ

پولیس کے لیے تیسرا متبادل یہ ہے کہ بغیر کسی باقاعدہ منصوبہ بندی کے کمیونٹی پولیسنگ کا طریقہ کار اپنا لیا جائے۔ اس طرح فوری اقدام تمام تنظیمی سطح پر افسران کی توجہ کا مرکز بن جائے گا اور موجودہ جوش وولولے کا بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے گا، لیکن اس طریقہ عمل میں کئی خامیاں ہیں۔ اوّل یہ کہ غلط اقدام اٹھانے کے بے پناہ امکانات موجود ہیں باقاعدہ منصوبہ بندی کی عدم موجودگی کی وجہ سے افسران اپنا جوش کھو سکتے ہیں اور متواتر نئے آغاز کی وجہ سے کمیونٹی پولیسنگ صحیح طور پر اپنائی نہیں جا سکتی۔

ابتدائی نفاذ کی کوششوں کی وسعت

ابتدائی نفاذ پوری ایجنسی یا صرف ایک خصوصی یونٹ یا ضلع کو شامل کر سکتی ہے۔ اگر ایجنسی تنظیم کی تمام سطحوں پر تحریک کو اختیار کرنے کا فیصلہ کرتی ہے تو انہیں لازماً آپریشنز کے تمام تصورات کی بڑے پیمانے پر تجدید نو کا عہد کرنا ہوگا۔ پولیس کو اپنی نئی ذمہ داریوں اور خصوصاً کمیونٹی کے ساتھ تعلق کے ضمن میں اپنے کردار کو سمجھنا ہوگا۔ اس سطح کی تبدیلی کے لیے صبر، تحفظ اور مکمل استقامت کی ضرورت ہوگی۔ اس وجہ سے ایک ایجنسی کے لیے تنظیمی طور پر نفاذ ممکن نہیں ہوسکتا خاص طور پر ہمارے اپنے معاشرے میں جہاں پولیسنگ

کا موجودہ طریقہ کار گہرائی میں جڑ پکڑ چکا ہے۔

کمیونٹی پولیسنگ کا ایک خصوصی تربیت یافتہ یونٹ کے ذریعے نفاذ اکثر کامیابی کی ابتدائی علامات کو پیش کرتا ہے اور کمیونٹی پولیسنگ کی فائدہ مند نوعیت کی طرف کمیونٹی اور میڈیا کی توجہ مرکوز کرتا ہے۔ تاہم یہ طریقہ بھی نقائص سے پاک نہیں ہے۔ ایجنسی کو اس سلسلے میں ایجنسی کے اندر تقسیم پیدا ہونے کو روکنے کے ضمن میں بہت محتاط ہونا ہوگا۔ اگر پولیس افسران کمیونٹی پولیسنگ کو ایک خصوصی یونٹ کے طور پر دیکھیں گے تو اس صورت میں بعدازاں پوری ایجنسی میں اس کا نفاذ مزید دشوار ہو جائے گا۔

ضلعی سطح پر کمیونٹی پولیسنگ کو متعارف کرانے کے لیے ایک زیادہ قابل عمل اسلوب وضع کرنا ہوگا۔ ضلعی علاقے کمیونٹی پولیسنگ کے پھیلاؤ کے لیے کامیابی ظاہر کرنے اور قابل قدر مواد پیدا کرنے میں بہتر خدمات انجام دے سکتے ہیں۔ ضلع میں کام کرنے والے افسران مثالی کردار بن سکتے ہیں اور جیسے جیسے کمیونٹی پولیسنگ تنظیم کے اندر پھیلتی جائے گی وہ دوسروں کو تربیت دینے میں مدد دے سکتے ہیں۔ ضلعی یا زونل سطح پر نفاذ کا ایک اور فائدہ یہ ہوگا کہ اسے انتظامیہ کی ہر سطح پر نافذ کرنا ہوگا۔

انتظامیہ کا کمیونٹی پولیسنگ کے متعلق اپنے مقاصد کے ضمن میں خود کا نقطہ نظر بہت واضح اور صاف ہونا چاہیے۔ ان کی جانب سے افسران اور انتظامی عہدیداروں کو بھیجے جانیوالے احکامات غیر مبہم اور واضح ہونے چاہئیں کہ ضلع یا یونٹ جہاں پر کمیونٹی پولیسنگ کا نفاذ عمل میں لایا جا رہا ہے وہ ایک آزمائشی مقام نہیں ہے بلکہ پوری ایجنسی میں نفاذ کے لیے ایک نقطہ آغاز ہے۔

خلاصہ

کمیونٹی پولیسنگ ایک تنظیمی حکمت عملی اور انفرادی فلسفہ ہے جو پولیس کمیونٹی شراکت داری اور درپیش مسائل کو حل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے اور ساتھ ہی دیگر سرکاری خدمتی ایجنسیوں اور کمیونٹی کی بنیاد پر قائم تنظیموں کو مندرجہ ذیل امور کی انجام دہی میں بڑھاوا دیتی ہے۔

1- جرائم کو کم کرنا۔
2- کمیونٹی میں پولیس اور تھانے کے خوف کو کم کرنا۔
3- ہمارے آس پاس کے علاقوں میں تمام تر معیارِ زندگی میں بہتری لانا۔
4- پولیس سروس کے ساتھ افراد کے تسلی بخش تعلقات میں بہتری لانا۔

کمیونٹی پولیسنگ کے اجزاء

1- پولیس اور کمیونٹی کے درمیان شراکت۔
2- پولیس اور دیگر کمیونٹی ایجنسیوں/ ذرائع کے درمیان شراکت۔
3- مسائل کی شناخت، ترجیح اور حل۔
4- محکمہ کے کارکنان/ ملازمین اور ہمارے شہری اور حکومتی اداروں کی وسیع شرکت۔
5- قانون کو اصل حالت پر برقرار رکھنا۔

اگر آپ کمیونٹی پولیسنگ کی اس تحریک سے متاثر ہیں تو ذیل میں ہم چند اقدامات پیش کر رہے ہیں جنہیں آپ اختیار کر سکتے ہیں۔

اس کے بارے میں گفتگو کیجیے

اطلاعات، باہمی تعاون/اشتراک، باہمی ربط تبدیلی کی اساس ہے۔ کمیونٹی پولیسنگ کے نفاذ کے ابتدائی مرحلے میں ہی اطلاعات کی فراہمی کا آغاز بہت اہم ہے۔ اگر آپ ایک ایسے قانون نافذ کرنے والے ادارے کے نمائندے ہیں جو کمیونٹی پولیسنگ کے نفاذ میں دلچسپی رکھتا ہے تو آپ اپنی کمیونٹی میں جرائم پر قابو پانے کے مسائل کا اپنے ہم پیشہ ساتھیوں کے ہمراہ تجزیہ کیجیے اور ان سے اس سلسلے میں گفت وشنید کیجیے کہ کمیونٹی پولیسنگ کا طریقہ آپ کی موجودہ جرائم شکنی کی کوششوں کو کس طرح بڑھاوا دے سکتا ہے۔ کمیونٹی ممبران اور کمیونٹی گروپوں کے نمائندوں کو کمیونٹی پولیسنگ کے بارے میں اپنی معلومات میں شریک کیجیے۔ ان کے ساتھ ان کے آس پاس کے علاقوں میں جرائم اور بدامنی کے ضمن میں ان کے ادراک کے متعلق گفت وشنید کا آغاز کیجیے۔

اگر آپ ایک عام شہری ہیں تو غیر سرکاری تنظیموں (مثلاً شہری اور سی پی ایل سی وغیرہ) اور اپنے مقامی قانون نافذ کرنیوالے ادارے سے رابطہ کیجیے اور اس کی کمیونٹی پولیسنگ کی کاوشوں سے متعلق گفتگو کیجیے۔ ان سے اس بارے میں استفسار کیجیے کہ کمیونٹی کے ایک رکن کی حیثیت سے آپ کس طرح اپنے علاقے میں درپیش مسائل سے نمٹنے میں ان کی معاونت کر سکتے ہیں۔

شہری سی۔بی۔ای اور کمیونٹی پولیسنگ

اغراض ومقاصد

1- شہریوں کو اپنے مالکانہ حقوق کا احساس دلانا اور متعلقہ ذمہ داریوں کی تکمیل کرنا۔
2- پولیس اور شہریوں کے درمیان تعاون کا جذبہ پیدا کرنا اور ایک دوستانہ ماحول کی بنیاد رکھنا تاکہ لوگوں کے دلوں سے تھانہ اور پولیس کا خوف دور ہو۔
3- پولیس اور شہریوں کے درمیان باہمی عزت واحترام کا احساس پیدا کرنا تاکہ قانون کی بالادستی قائم ہو سکے اور لوگوں کے جان ومال کی حفاظت کا موثر نظام قائم ہو سکے۔
4- پولیس اور شہریوں کے درمیان مستقل رابطہ اور اشتراکی عمل کی ابتدا کرنا تاکہ باہمی اعتماد کی فضا قائم ہو سکے۔

تعارف

شہری سی۔بی۔ای اور ڈی آئی جی (آپریشن) جناب طارق جمیل صاحب کی کاوشوں سے ایک کمیٹی کا قیام 12 اگست 2003ء کو عمل میں لایا گیا۔ اس کمیٹی کا مقصد صرف اور صرف علاقے کے رہائش پذیر لوگوں اور پولیس کے درمیان فاصلے اور غلط فہمیوں کو دور کرنا اور یکجہتی کا احساس پیدا کرنا ہے۔ تاکہ باہمی تعاون سے جرائم میں کمی لائی جاسکے۔ شہری سی۔بی۔ای کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ شہر کراچی اور اس کے مکینوں کے لیے ماحول میں بہتری پیدا کی جائے جو کہ ان کا بنیادی حق ہے۔ شہری نے کمیونٹی پولیسنگ کا آغاز فیروز آباد تھانے سے کیا۔ فیروز آباد تھانہ ماضی میں صرف رہائشی علاقے پر مشتمل تھا لیکن موجودہ دور میں شہر کی بدلتی ہوئی صورتحال نے اس علاقے کو ایک بڑے تجارتی مرکز میں تبدیل کر دیا ہے اور یوں اب اس

تھانے کی ذمہ داریوں میں بے پناہ اضافہ ہوگیا ہے، اس اضافے کے باوجود تھانے کا بنیادی ڈھانچہ اور نفری وہی رہی ہے جو کہ علاقے میں جرائم کی روک تھام کے لیے ناکافی ہے۔ فیروزآباد تھانے کی اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے شہری سی پی ای نے کمیونٹی پولیسنگ کا آغاز اسی تھانے سے کیا۔

گو اس چار سال کے عرصے میں شہری سی پی ای نے لاتعداد کیسوں میں پولیس کی معاونت کی ہے۔ مندرجہ ذیل کچھ کیس ایسے ہیں جو کمیونٹی پولیسنگ کے فوائد کو اجاگر کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ اگر صحیح طور پر کمیونٹی پولیسنگ کو اپنالیا جائے تو اس کا فائدہ نہ صرف کمیونٹی کو ہوگا بلکہ پولیس بھی کمیونٹی کی شراکت سے اپنے بوجھ کو کسی حد تک کم کر سکے گی۔

موضوعاتی مطالعہ نمبر 1

کمیونٹی پولیسنگ کے کہنے پر فیروزآباد تھانے کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی کہ نرسری کے کونے پر واقع چاٹ والے کی غیر قانونی موجودگی آس پاس کے بینکوں اور بینک میں آنے والے لوگوں کے لیے خطرے کا باعث ہے۔ اس چاٹ والے کے پاس اکثر مشکوک قسم کے گاہک بیٹھتے ہیں جو کہ چاٹ کھانے کی آڑ میں کئی بداخلاق اور مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو سکتے ہیں۔ علاقے کے تحفظ اور امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے اس چاٹ والے کو دوسری جگہ منتقل کیا جائے جس سے نہ صرف بینک والوں کو تسلی ہوگی بلکہ ہجوم کم ہونے کی وجہ ٹریفک کے بہاؤ میں بھی بہتری آئے گی۔ آس پاس کے بینکوں نے کمیونٹی پولیسنگ کی بھرپور حمایت کی اور کمیونٹی نے مل کر یہ گزارش فیروزآباد تھانے کے سامنے پیش کی۔ تھانے نے غور کے بعد اس پر ایکشن لیا اور چاٹ والے کو اس حساس جگہ سے ہٹوا دیا۔ چاٹ والے نے بہت کوشش کی اور اپنے اثر ورسوخ سے پولیس پر دباؤ ڈالنا چاہا مگر فیروزآباد تھانہ اور ٹی پی او نے پورے طور پر کمیونٹی پولیسنگ کی پشت پناہی کی اور کمیونٹی کے مفاد کو ترجیح دیتے ہوئے چاٹ والے کو دوبارہ وہاں ٹھیلہ لگانے کی اجازت نہیں دی۔

چاٹ والے نے آخر اسی علاقے میں ایک باقاعدہ دوکان لی اور اپنا کاروبار فٹ پاتھ سے ہٹا کر دوکان میں منتقل کر دیا۔ اب نہ تو بینک میں آنے جانے والوں پر غلط نظر رکھنے والوں کے لیے کوئی آسان راستہ رہا نہ آتی جاتی عورتوں پر فقرے کسنے کے لیے جگہ رہی۔ ٹریفک کا نظام بھی قدرے بہتر ہوا۔ یہ کیس کمیونٹی پولیسنگ کی بہترین مثال پیش کرتا ہے جہاں پر کمیونٹی کے مسئلے کو پولیس نے سراہا اور دونوں نے مل کر مسئلے کو حل کیا۔

مطالعہ نمبر 2

ٹی پی او جمشید ٹاؤن کی ہدایت پر ایس ایچ او فیروز آباد تھانے نے شہری سی پی ای کمیونٹی پولیسنگ وِنگ کو اطلاع دی کہ اغوا اور عزت زنی کے کیس میں ملوث ایک لڑکی فیروز آباد تھانے میں موجود ہے۔ اس کیس کی حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیونٹی پولیسنگ وِنگ کو اس کیس میں شامل کیا جائے۔

شہری سی پی ای کے ممبران فوراً فیروز آباد تھانے پہنچے۔ لڑکی اپنا بیان قلم بند کروا چکی تھی۔ لڑکی عرف رشیدہ کے مطابق اس نے مارچ 2006ء میں اپنی مرضی سے ایک لڑکے کامران سے نکاح کر لیا تھا اور دونوں سرگودھا کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔ سرگودھا میں رشیدہ اپنے سسرال میں رہ رہی تھی۔ رشیدہ کے والد اور خاندان والوں نے اس کا پتہ لگا کر اس کو واپس بلانے کی کوشش کی اور خود سرگودھا بھی اسی سلسلے میں گئے۔ جب لڑکی نے آنے سے انکار کیا تو وہ رشیدہ کو زبردستی اغوا کر کے چکوال لے آئے۔ لڑکے والوں نے ان کے خلاف اغوا کی ایف آئی آر سرگودھا میں کٹوائی۔ رشیدہ کے گھر والے اس کو کراچی لے آئے اور فیروز آباد تھانے میں لڑکے والوں کے خلاف الٹی ایف آئی آر کٹوانے کی کوشش کی یہ کہہ کر کہ لڑکی کو نشہ دے کر زبردستی اغوا کیا، اس کی بے حرمتی کی گئی اور اس کو اس کی مرضی کے خلاف رکھا گیا۔ پولیس نے بیان قلمبند کرنے کے بعد کمیونٹی پولیسنگ کے حوالے یہ کیس کر دیا۔

شہری کے ممبر نے دونوں حریفوں کے بیان سنے۔ رشیدہ کے خاندان کو سمجھایا کہ ایف آئی آر کاٹنے کے بعد لڑکی کو تھانے میں رکھا جائے گا اور معاملہ بگڑنے کا خدشہ ہوگا ان کے سمجھانے پر وہ اس بات پر راضی

ہو گئے کہ ایف آئی آر نہیں کٹوائیں گے۔ لڑکی کو کمیونٹی پولیسنگ کے ممبران نے کوشش کر کے لیڈی تھانے میں لیڈی اسکواڈ کے ساتھ روانہ کیا اگلے دن مجسٹریٹ کے سامنے اس کا ریمانڈ ہوا اور کورٹ نے رشیدہ کو دارلامان بھیجنے کا حکم دیا۔

اس طرح ایک پیچیدہ اور حساس معاملہ مزید بگڑ نے سے بچ گیا اور پولیس غلط ایف آئی آر کٹوانے پر مجبور نہیں ہوئی اور لڑکی کا کیس مجسٹریٹ کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ تمام کام کمیونٹی پولیسنگ کے اصول کے تحت ہوا جس میں کمیونٹی نے پولیس کی معاونت کی اور ایک سنگین مسئلے کو بخوبی حل کیا گیا۔

(وقوعہ میں تحریر کیے گئے افراد کے نام فرضی ہیں)

مطالعہ نمبر 3

فیروز آباد تھانے میں 6 جنوری 2006ء کو شکایت موصول ہوئی کہ علاقے کے ایک مکان میں چند چور رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ہیں۔ جب پولیس موبائل اے ایس آئی حامد علی کی قیادت میں وہاں پہنچی تو دیکھا دو لڑکوں کو جن کی عمر بارہ اور تیرہ سال تھی علاقے کے مکینوں نے گھر میں چھلانگ لگاتے ہوئے پکڑا ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ لڑکوں کے خلاف چوری کے الزام میں ایف آر کٹوائی جائے۔ اے ایس آئی دونوں لڑکوں کو تھانے لے آئے اور کیس کمیونٹی پولیسنگ کے حوالے کیا گیا۔ کمیونٹی پولیسنگ کے ممبران نے دونوں حریفوں سے بات چیت کی دونوں کا موقف سنا اور پھر دونوں حریفوں کی آپس میں صلاح کروائی۔ مالک مکان نے اپنا کیس واپس لے لیا اور لڑکوں کو تنبیہ کر کے چھوڑ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ اس طرح دو لڑکوں کو پھل توڑنے کے الزام میں قید ہونے سے بچایا گیا۔

پولیس بھی سنگین جرائم کو چھوڑ کر اس معمولی نوعیت کے کیس میں الجھنے سے بچ گئی۔ دوسری طرف دو نوعمر لڑکوں کو جوینائل جیل سے بچا کر ان کا مستقبل بگڑنے سے بچالیا گیا۔

پولیس کا انتظامی ڈھانچہ

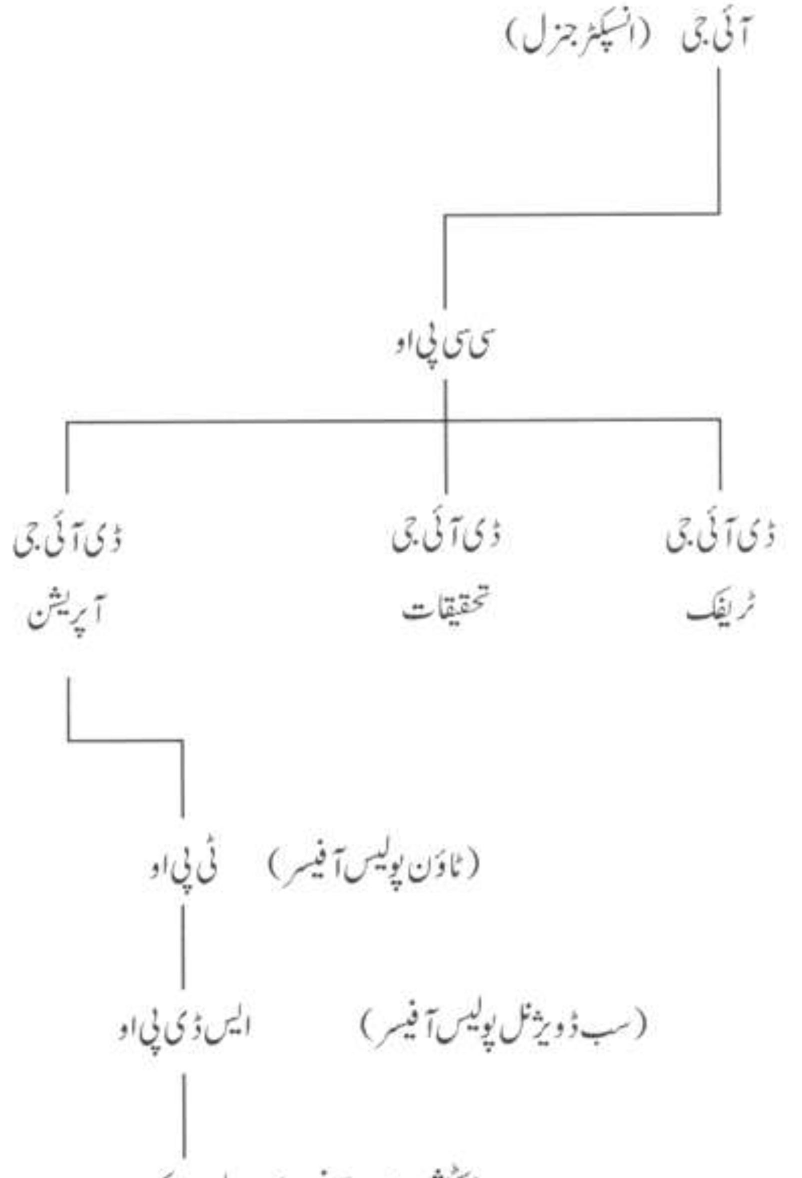

تھانے کا انتظامی ڈھانچہ

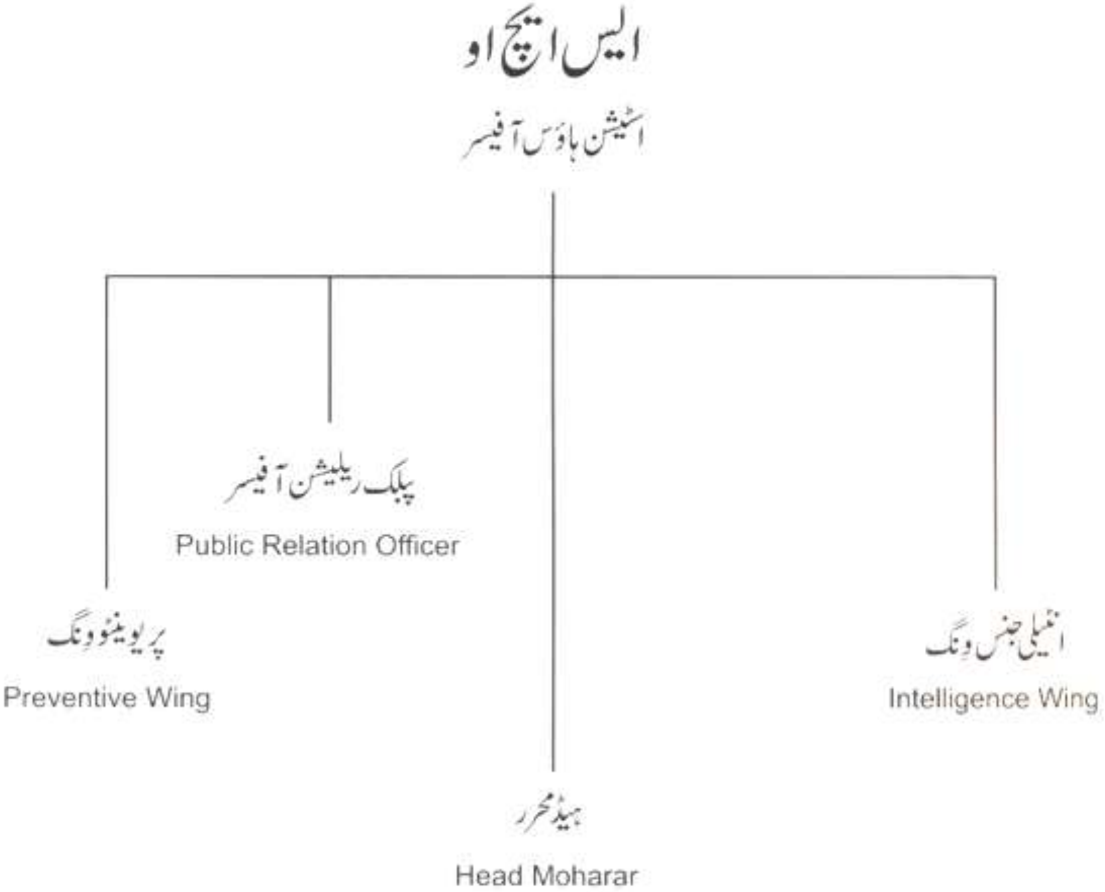

پولیس اسٹیشن

ایک پولیس اسٹیشن ریاست کے انتظامی شعبے کی سب سے چھوٹی اکائی ہے جو بنیادی اہمیت کی حامل ہے جس کے ذریعے حکومتی احکامات، قانون رائج الوقت کی تعمیل عوام الناس پر کرائی جاتی ہے تاکہ امن و امان برقرار رہے اور معاشرے میں کسی قسم کا انتشار پیدا نہ ہو۔ ایک پولیس اسٹیشن کا انچارج انسپکٹر یا سب انسپکٹر ہوتا ہے جو ایس۔ ایچ۔ او کہلاتا ہے۔

ایس۔ایچ۔او

ایس۔ایچ۔او کے ذمے مقامی پولیس کی عمدہ کارکردگی، انتظام، نظم وضبط، حفظ وامن وامان، انسداد و سراغ رسانی جرائم ہے جو پولیس کے اوّلین فرائضِ منصبی کہلاتے ہیں۔ تمام واجب الذمہ فرائض کی بہتر بجاآوری کے لیے ایس۔ ایچ۔او کے کمانڈ میں مندرجہ ذیل پانچ ونگ کام کرتے ہیں اور ہر وِنگ ایس۔ایچ۔او سے ہدایات لیتا ہے۔

1- پریوینٹووِنگ (Preventive Wing)

پولیس اسٹیشن کو متعدد چھوٹے یونٹس میں تقسیم کیا جاتا ہے جسے پولیس چوکی کہتے ہیں۔ ہر پولیس چوکی کا انچارج ایک سب انسپکٹر ہوتا ہے جس کے ماتحت عملہ ہوتا ہے۔ یہ شعبہ 24 گھنٹے خدمات فراہم کرتا ہے۔

2- پبلک ریلیشننگ آفس وِنگ (PRO-Wing)

یہ شعبہ 24 گھنٹے شفٹ ڈیوٹی میں تھانہ کے استقبالیہ پر باوردی موجود ہوتا ہے۔ پولیس اسٹیشن پر ہر آنے والے کی رہنمائی کے ساتھ ہر قسم کی رپورٹ FIR درج کرتا ہے اور تفتیش کے لیے تحقیقاتی و تفتیشی اسٹاف کے سپرد کرتا ہے۔ اس عہدیدار کو عام طور پر ڈیوٹی آفیسر کہا جاتا ہے۔

3- سراغ رسانی وِنگ (Intelligence Wing)

اس شعبہ میں ایک سب انسپکٹر یا اسسٹنٹ سب انسپکٹر اور اس کے ساتھ ایک یا دو ماتحت عملہ تعینات ہوتے ہیں جو سادہ کپڑوں میں عوام کے درمیان موجود ہوتے ہیں اور ان تمام اطلاعات کو قبل از وقت حاصل کرتے ہیں جو امن وامان کو خراب کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

4- ہیڈ محرر (Head Moharar)

اس شعبہ کا انچارج ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر (A.S.I) ہوتا ہے جو ہیڈ محرر کہلاتا ہے۔ یہ افسر اکثر و بیشتر انچارج تھانہ کے فرائض بھی انجام دیتا ہے۔

■ تفتیشی وِنگ (Investigation Wing)

یہ شعبہ 24 گھنٹے مقدمات کی تفتیش کے لیے موجود ہوتا ہے، جیسے ہی پولیس اسٹیشن میں کوئی ایف آئی آر درج ہوتی ہے تحقیقاتی عملہ فوراً تفتیش شروع کر دیتا ہے۔

اگر آپ کسی جرم کی رپورٹ درج کرانا چاہتے ہیں
تو کراچی کے مختلف تھانوں کے نمبر مندرجہ ذیل ہیں

بلدیہ ٹاؤن	بلدیہ ٹاؤن	2562322-2574422
	موچکو	2812181-2814444
	سعید آباد	2810286-2810566
بن قاسم ٹاؤن	بن قاسم	4750271-2 Ext:4224
	ابراہیم حیدری	5093222-5090066
	شاہ لطیف	4100092
	اسٹیل ٹاؤن	9264072
	سکن	5080988
کلفٹن ٹاؤن	بوٹ بیسن	6011288-5837199
	کلفٹن	9250568-7
	درخشاں	5345100
	ڈیفنس	5896880-5382280
	فریئر روڈ	9205665
	گذری	5382225-5891709
گڈاپ ٹاؤن	میمن گوٹھ	4561100-4560033
	گلزار ہجری	4642217
	منگھوپیر	6981116
	سرجانی ٹاؤن	6912221

گلبرگ ٹاؤن	عزیز آباد	9246191
	فیڈرل بی ایریا	9246188
	گلبرگ	9246165
	جوہر آباد	9246145
	سمن آباد	9246172
	گبول	9246199-9246190
گلشن اقبال ٹاؤن	عزیز بھٹی	9243875-9243358
	بہادر آباد	9231381
	گلشن اقبال	9243721-9243858
	گلستان جوہر	4617444-4613331
	مبینہ ٹاؤن	4994793
	نیو ٹاؤن	9230889-9230883
	پی آئی بی کالونی	9231395
	سچل	4645963
جمشید ٹاؤن ٹاؤن	بلوچ کالونی	4521393
	بریگیڈ	2780002-2782222
	فیروز آباد	4523222-4542200
	جمشید کوارٹر	9231380-9230899
	محمود آباد	5896709
	سولجر بازار	9215435-9215446

لانڈھی ٹاؤن	کورنگی انڈسٹریل ایریا	5053131
	لانڈھی	5042322
	قائدآباد	5013970-5013971
	شرافی گوٹھ	5015757
لیاقت آباد ٹاؤن	گلبہار	6622882-6344664
	لیاقت آباد	9231383-2
	ناظم آباد	6602222
	رضویہ سوسائٹی	6622323
	شرف آباد	9246189-90
	سپر مارکیٹ	9230875-9230876
لیاری ٹاؤن	بغدادی	2528565-6
	چاکیواڑہ	2542223
	کلاکوٹ	2524970-2536820
	کلری	2524722-2512222
ملیر ٹاؤن	کھوکھراپار	4511879-4510539
	ملیرسٹی	4513032
	ماڈل کالونی	4513833-4402222
	سعودآباد	4512526-4502225
نارتھ ناظم آباد ٹاؤن	نارتھ ناظم آباد	6632222-6637220
	پاپوش نگر	6620992
	حیدری	6628969
	شاہراہ نور جہاں	6639635
	تیموریہ	6979610

نیو کراچی ٹاؤن	سرسید	6982222
	خواجہ اجمیر نگری	6940813-6902100
	نیو کراچی	6902323-6902222
	نیو کراچی انڈسٹریل ایریا	6972222
	بلال کالونی	6904000
اورنگی ٹاؤن	مومن آباد	6650061
	پاکستان بازار	6692860-6658300
	اورنگی ٹاؤن	6658085-6652223
صدر ٹاؤن	آرٹلری میدان	9205684-9205662
	سٹی کورٹ	9215686
	عیدگاہ	8215507-9215439
	گارڈن	9215514-9215440
	کھارادر	9217143-4
	میٹھادر	9217141-2
	نبی بخش	9215438-9215441
	پریڈی	9215437-9215504
	رسالہ	9215506-9215517
	صدر	2781222-2782587
	ویمن پولیس اسٹیشن	9205660

شاہ فیصل ٹاؤن	ایئرپورٹ	9248027-9248815
	الفلاح	4513500
	ملیر کینٹ	9247431
	شاہ فیصل کالونی	9248020-9248016
	شاہراہ فیصل	9248007
سائٹ ٹاؤن	پاک کالونی	2572224-2573131
	پیرآباد	6626636
	سائٹ	2573322-2562222
کیماڑی ٹاؤن	ڈاکس	2202222-2312858
	جیکسن	9263025-6
	کے پی ٹی	9214553-9214554
	ماری پور	2351712
	شیرشاہ	2569433-2579866
	ٹی پی ایکس	202222-2312858
کورنگی ٹاؤن	کورنگی	5064774-5065555
	زمان ٹاؤن	5091381

Workshops/Seminars organized by Shehri-CBE/Community Policing Committee from August 2003 – December 2006

1. **"Formation of Community Policing Committee"**
   12th August 2003 (3:00 pm – 6:00 pm), at Ferozabad Police Station
   100 Police officials and residents of P.E.C.H.S. participated
   Mr. Tariq Jameel, the then DIG (Operations) was the Chief Guest

2. **Seminar "Community Policing and Area Residents"**
   25 October 2003, (3:00 pm – 6:00 pm), 14-H, Block-6, P.E.C.H.S., Karachi
   60 area residents participated
   ASP Mr. Shahzad Waheed Bhopal – SDPO Ferozabad was the Chief Guest

3. **Seminar "Community Policing and Area Residents"**
   18th December 2003 (3:00 pm – 6:00 pm)
   Ferozabad Police Station
   100 police officials and area residents attended
   SP Fayyaz Qureshi – TPO Jamshed Town was the Chief Guest

4. **Training Workshop "Human Rights and Police"**
   May 28, 2004 (9:00 am – 1:00 pm), Hotel Regent Plaza, Karachi
   300 Head Constables/Constables/SISs/ASIs participated

   Speakers:
   Inspector Waseem Durrani – Police Academy, Lahore
   Dr. Anees Ahmed – Renowned Scholar
   Sheikh Rizwan Abdullah – Executive Member, Shehri
   Mr. Khatib Ahmed – Executive Member, Shehri

5. **Introduction to Community Policing, Human Rights, Role of Police & Vulnerable in Society"**
   14th April 2005 (9:00 am – 5:00 pm), Pearl Continental Hotel, Karachi

   Morning Session (9:00 am – 1:00 pm)
   50 – Senior Police Officer (SPs, DSPs, Inspectors)

   Afternoon Session (2:00 pm – 6:00 pm)
   50 – Junior Police (SI, ASI, Constables)

   Speakers:
   Inspector Ahmed Baig – Capital City Police Training Institute, Karachi
   Inspector Waseem Durrani – Police Academy Lahore
   Dr. Aslam Khaki – Advocate Supreme Court
   Ms. Samina Imtiaz – Renowned Scholar

6. **Two-day Training Workshop**
   "Gender Sensitization" Police and Civil Society
   September 29th – 30th September 2005, Hotel Regent Plaza, Karachi
   35 Police Inspectors/SHO's and 10 representatives from Civil society participated
   (Two Trainers, Ms. Zehra Kamal and Babar Bashir from Rozan, Islamabad invited)

7. **Seminar "Community Policing and Human Rights"**
   12th August 2006 (9:00 am 5:00 pm), Pearl Continental Hotel, Karachi
   70 police Inspectors participated
   Speakers: Mrs. Justice (Retd) Majida Rizvi, High Court of Sindh
   ASP Javed Akbar Riaz – TPO SITE Town
   Mr. Babar Bashir – Rozan, Islamabad
   Ms. Amber Alibhai – General Secretary, Shehri
   Mr. Rizwan Abdullah – Executive Member, Shehri
   Mr. Khatib Ahmed – Executive Member, Shehri

8. **Two-day Training Workshop "Attitude, Tolerance and Community Policing"**
   3 – 4 November, 2006, Hotel Regent Plaza, Karachi
   40 Police Inspectors and 15 Civil society groups attended
   (Two Trainers, Mr. Babar Bashir and Mr. Khairul Bashar of Rozan Islamabad invited)

SHEHRI C.B.E.
206-G, Block 2, P.E.C.H.S. Karachi. Ph: 021-4530646, 4382298
E-mail: shehri@cyber.net.pk   Web site: www.shehri.org